بلاک:2 عربی سے اردو ترجمہ نگاری

فہرست

اکائی نمبر		عنوان
اکائی:	1	ادبی تعبیرات و نصوص کا ترجمہ اور اس کے متعلقات
اکائی:	۲	اقتصادیات اور طب سے متعلق الفاظ و مصطلحات اور نصوص کا ترجمہ
اکائی:	۳	سائنس، ٹیکنالوجی اور نئی ایجادات سے متعلق الفاظ و مصطلحات اور نصوص
اکائی:	۴	ضروریات زندگی سے متعلق الفاظ و معانی اور ان کا استعمال
اکائی:	5	انشاء پردازی اور خطوط نویسی

اکائی: 1 ادبی تعبیرات ونصوص کاترجمہ اوراس کے متعلقات

اکائی کے اجزاء		عناوین
۱ء۱		تمہید
۱ء۲		منتخب ادبی تعبیرات
۱ء۳		عربی امثال اوران کاترجمہ
۱ء۴		اخبارورسائل کی سرخیاں
۱ء۵		صحافتی نصوص کے اقتباسات
۱ء۶		ادبی نصوص
	۱ء۶ء۱	نثری نصوص کے نمونے
	۱ء۶ء۲	عربی اشعار کے ترجمے
۱ء۷		نمونۂ سوالات

۱ء۱ تمہید

اس اکائی میں منتخب ادبی تعبیرات، عربی کہاوتیں اور اخبار ورسائل کی سرخیاں ترجمہ کے ساتھ پیش کی گئی ہیں، صحافتی نصوص کے نمونے اور ادبی نصوص میں عربی نثر اور اشعار کے ساتھ ان کے ترجمے بھی تحریر کئے گئے ہیں، اخیر میں " نمونہ سوالات " کے عنوان سے مختصر طور پر چند سوالات بھی لکھے گئے ہیں۔

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ عربی سے اردو ترجمہ کرنے کا ہنر آجائے، عربی امثال اور ادبی تعبیرات ذہن میں بیٹھ جائیں، صحافتی اور ادبی نصوص کے ترجمے پڑھ کر بذات خود مشق کے ذریعہ اس فن میں مہارت ہو اور ترجمہ کے کام میں آسانی ہو۔

۱ء۲ منتخب ادبی تعبیرات

من المؤكد أننى أقوم بهذا الواجب بكل جدارة وكفاءة:
مجھے یقین ہے کہ میں یہ فرض بخیر وخوبی انجام دے سکتا ہوں۔

من عاداته أن يثور للمظلوم الذي يحتمل الأذى: اس کی حمیت مظلوم کے دکھ کو دیکھ کر بھڑک اٹھتی ہے۔

رفضتُ اصطحابه: میں نے اس کو اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کیا۔

رماه الناس بالتقصير: لوگوں نے اس پر کوتاہی کا الزام لگایا۔

العالم العربي على مفترق الطرق: عالم عربی چوراہے پر کھڑا ہے۔

أنا متأسف أنني لم أتمتع بمسامرتكم طويلا: مجھے افسوس ہے کہ آپ سے زیادہ گفتگو نہ کرسکا۔

وللناس فيما يعشقون مذاهب: عشق کے معاملے میں لوگوں کے طریقے گوناگوں ہوتے ہیں۔

عاش في ارتباك وخوف وعدم استقرار: اس نے پریشانی، خوف اور غیر یقینی صورت حال میں زندگی گزاری۔

لا تؤخر عمل اليوم إلى غد: آج کا کام کل پر مت ٹالو۔

يوم لنا و يوم علينا: زمانہ کبھی ہمارے موافق ہوتا ہے اور کبھی مخالف۔

الأوضاع تزيد سوءً على سوءٍ: حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔

للحضارة الغربية جوانب إيجابية يجب الأخذ بها:
مغربی تہذیب کے کچھ مثبت پہلو ہیں، جن کو اپنانا ضروری ہے۔

سبيل الدعوة مليئٌ بالأشواك والزوابع: دعوت کی راہ بگولوں اور کانٹوں سے پٹی پڑی ہے۔

لا تتعجل القضاء على صداقتك: اپنی دوستی کے خاتمے کے لئے جلدی نہ کرو۔

إن الإسلام لايقبل أنصاف الحلول مع الجاهلية:
اسلام جاہلیت کے ساتھ صلح وبٹوارہ پر راضی نہیں ہے۔
يكسب خبزه بعرق جبينه: وہ اپنے پسینے کی کمائی کھاتا ہے۔
وفرنا لك ماتريد و أكثر: تمہاری چاہت سے زیادہ ہم نے فراہم کر دیا۔
هوقاب قوسين أو أدنى: وہ دو گز یا اس سے بھی کم کے فاصلے پر ہے۔
قد مُحيت بينهم و بينه الفروق: اس کے اور لوگوں کے درمیان امتیازات مٹ گئے۔
الإنسان مدفوع إلى الموت: انسان موت کی سمت ڈھکیل کر لے جایا جارہا ہے۔
هم يتهافتون تهافت الفراش ويتماوجون تماوج الجراد:
وہ پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑتے ہیں اور ٹڈیوں کی طرح امڈ پڑتے ہیں۔
إن لي حاجة إليك أرجو أن تفضلوا عليّ بإسعافها:
مجھے آپ سے ایک ضرورت ہے، گزارش ہے کہ میری مدد فرمائیں۔
عضت المرأة على الأنامل ندامة: مارے پشیمانی کے عورت نے انگلیاں کاٹ لیں۔
أعجزه المرض فلا يقدر على الحركة: بیماری نے اس کو بے بس کر دیا ہے، اب وہ چل نہیں سکتا۔
اشتريت هذه الحلة بثمن غال: میں نے اس سوٹ کو مہنگے داموں میں خریدا ہے۔
معذرةً! لايمكن لي أن أمكث اليوم طويلا: معذرت چاہوں گا، آج میرے لئے زیادہ ٹھہرنا ممکن نہیں۔
الفرقة هي الداء الفتّاك الذي ينخرجسدالأمة: اختلاف وہ جان لیوا مرض ہے، جو امت کے جسم کو کھوکھلا کر رہا ہے۔

۱۰۳ عربی امثال اور ان کا ترجمہ

رؤوس كثيرة خير من رأس واحد: مشورہ میں برکت ہے۔
إن البغاث بأرضنا يستنسر: ہماری گلی کے کتے بھی شیر ہوتے ہیں۔
الكلام من فضة ولكن السكوت من ذهب: خاموشی اختیار کرنے میں سلامتی ہے۔
حب المال أصل الشرور جميعا: دولت سب سے بڑی مصیبت ہے۔
العلم في الصِّغر كالنقش في الحجر: بچپنے میں علم حاصل کرنا پتھر کی لکیر ہے۔
اصنع التِبن مادامت الشمس مشرقة: لوہا گرم ہے ہتھوڑا ماردو۔
نعم المؤدّب الدهر: زمانہ بہترین معلم ہے۔
الحاجة أمّ الاختراع: ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

المال يولد المال: پیسے سے پیسے کمائے جاتے ہیں۔

التأجيل لص الزمان: آج کا کام کل پر نہ ٹال۔

أبدى الصريح عن الرغوة: دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا۔

السكوت أخو الرضا: خاموشی رضامندی کی علامت ہے۔

وفر العصا تفسد الولد: زیادہ مارنے سے بچے خراب ہو جاتے ہیں۔

صوت الشعب هو صوت الله: زبان خلق کو نقارۂ خدا کہئے۔

سكت ألفاً ونطق خلفاً: ہزار لحظہ خاموش رہا، بولا تو غلط بولا۔

إنك لا تجنى من الشوك العنب: تم کانٹوں سے انگور نہیں توڑ سکتے۔

من استرعى الذئب ظُلِم: بھیڑیا پالنے والا ظلم کا شکار ہو جاتا ہے۔

لا تلد الحية إلا الحية: سانپ سانپ ہی کو جنم دیتا ہے۔

فَرَّ من المطر ووقف تحت الميزاب: کڑاہی سے نکلے آگ میں پڑے۔

قبل الرماء تملأ الكنائن: تیر اندازی سے قبل ترکش بھر لیا جاتا ہے۔

زُر غِبّاً تزدد حبًا: رہ رہ کر ملا کرو محبت بڑھے گی۔

كل كلب ببابه نباح: آدمی اپنے گھر میں شیر ہوتا ہے۔

عِش قنوعا تكن مِلِكا: قناعت کی زندگی شاہانہ زندگی ہے۔

خير الناس من ينفع الناس: بہتر آدمی وہ ہے جو لوگوں کے لئے سود مند ہے۔

ماكل ما يلمع ذهبا/ما كل بيضاء شحمة ولاكل سوداء تمرة: چمکتا جو نظر آئے وہ سب سونا نہیں ہوتا۔

نصف العلم أخطر من الجهل: نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملا خطرہ ایمان۔

إذا لم تستح فاصنع ماشئت: شرم وحیا نہ ہو تو جو جی میں آئے کرو۔

من صبر حصل على كل شيئ/من تأنى نال ماتمنى: دیر آید درست آید

كثرة الضحك تذهب الهيبة: زیادہ مذاق کرنے سے وقار ختم ہو جاتا ہے۔

كلام كالعسل و فعل كالأسل: منھ میں رام رام اور بغل میں چھرا۔

خُذ ما صفا ودع ماكدر: اچھی چیز لو اور بیکار چیز چھوڑ دو۔

دُر مع الزمان حيث يدور: چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی۔

۱۷ء اخبار ورسائل کی سرخیاں

ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين :

مسلمانوں کے زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہنچا؟/ انساني دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر.

الإشعاع النووي يخيم فوق رؤوسنا :

ایٹمی پھیلاؤ ہمارے سروں پر چھاتا جا رہا ہے۔

الحجاج يستفيدون من الخدمات الهاتفية بسهولة :

حجاج کو آسانی سے ٹیلی فون کی خدمات حاصل ہیں۔

عودة إلى الملف القديم :

قدیم فائلوں کی طرف رجوع.

دور وسائل الإعلام في تشكيل الرأي العام :

رائے عامہ کی تشکیل میں ذرائع میڈیا کا رول۔

الأدب يعمق الشعور بالحياة :

ادب زندگی کے شعور کو گہرا بناتا ہے۔

عزم أعضاء البرلمان على الاستقالة من الحكومة :

ممبران پارلیمنٹ نے حکومت سے مستعفی ہونے کا تہیا کرلیا۔

الشكوى داء اجتماعي له أضراره :

شکوہ وشکایت ایک سماجی بیماری ہے، جس کے نقصانات ہیں۔

العلمانية أخطر معاول هدم للأمة الإسلامية :

سیکولرزم امت اسلامیہ کی بنیاد اکھاڑ پھینکنے کا سب سے خطرناک ہتھیار (کدال) ہے۔

أنجبت علمانية أوربا جيلا من أطفال المخدرات :

یورپ کی سیکولرزم نے نشہ آور بچوں کی ایک نسل کو جنم دیا۔

الركوب فوق حافلات النقل مخاطر :

بسوں کے اوپر سوار ہونے میں خطرات ہیں۔

الوضع السياسي والاقتصادي للعالم الإسلامي :

عالم اسلام کی اقتصادی وسیاسی صورت حال۔

ذكرى فتح اسطنبول تتحول إلى مؤتمر إسلامي سنوي :

استنبول کی فتح کی یادگار ایک سالانہ اسلامی کانفرنس میں تبدیل ہورہی ہے۔

دورة مجانية لمدة أسبوعين للتدريب على استعمال كمبيوتر :

دوہفتہ کے لیے کمپیوٹر کے استعمال کی تربیت کا مفت کورس۔

بشرى سارة لأبنائنا ورجالنا بالأقساط المريحة :

ہمارے لوگوں کے لئے آسان قسطوں کے ساتھ ایک مسرت بخش خوش خبری۔

عشرة آلاف طالب يتظاهرون ضدّ الفيتو الأمريكي :

امریکی ویٹو کے خلاف دس ہزار طلبہ مظاہرہ کرتے ہوئے۔

يحاول الإسلام أولاً وقاية المجتمع من دوافع الجرائم :

اسلام سب سے پہلے معاشرہ کو جرائم کے محرکات سے محفوظ رکھنے کی سعی کرتا ہے۔

دعت المدرسة الحكومية فرقة مدرسة أهلية للمباراة في كر ة القدم :

حکومتی اسکول نے ایک پرائیوٹ اسکول کی ٹیم کو فٹ بال کے میچ کی دعوت دی۔

كتب العلامة السيد سليمان الندوي آلاف صفحة في كل فرع و موضوع من العلم والأدب :

علامہ سید سلیمان ندوی نے علم وادب کی ہر شاخ اور ہر موضوع پر ہزاروں صفحات تحریر کیے۔

كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أبر الناس قلوبًا، وأعمقهم علمًا، و أقلهم تكلفًا :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تمام لوگوں کی بہ نسبت دل کے نیک، علم میں گہرے اور تکلفات میں کم سے کم پڑنے والے تھے۔

رابطة العالم الإسلامي تحذر من خطر الإرهاب اليهودي و تدعو إلى مواجهته :

رابطہ عالم اسلامی نے یہودی دہشت گردی کے خطرے سے خبردار کیا ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

قدم كبير الوزراء في الولاية ميزانية الخسارة مبلغا قدره اثنان وعشرون ألف مليون وست مأة مليون وخمسون مليونا :

ریاست کے وزیر اعلی نے ۲۲۶۵ کروڑ خسارے کا بجٹ پیش کیا۔

وافق رئيس الأمم المتحدة على جدول الأعمال للمؤتمر :

اقوام متحدہ کے صدر نے کانفرنس کے ایجنڈوں سے اتفاق کرلیا۔

۱۔۵ صحافتی نصوص کے اقتباسات

اس جگہ مختلف عربی جرائد و مجلات سے اقتباسات لئے گئے اور ان کا ترجمہ پیش کیا گیا، اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ یہ اقتباسات متنوع ہوں، پہلے عربی اقتباس درج کیا گیا، پھر اس کا ترجمہ نقل کیا گیا۔

(۱)

دور الصحافة في تكوين الرأي العام

للصحافة في عصرنا معنيان، معنى ضيق، و معنى واسع، والمقصود بالمعنى الضيق الصحف والنشرات والمجلات ونحو ذلك، والمقصو بالثاني جميع وسائل الإعلام المعروفة في وقتنا الحاضر فضلا عن الصحافة.

والمقصود بالإعلام تزويد الجماهير بالمعلومات الدقيقة والأخبار الصحيحة، والحقائق الواضحة، والنتائج المبنية على الأرقام والإحصاءات ولكن الواقع في المجتمعات خلاف ما ذكرناه.

أما الدعاية فهي محاولة التأثير في الجماهير عن طريق عواطفهم و م شاعرهم ــوالقائم بالدعاية في سبيل الوصول إلى هدفه يبذل الؤعوذ الكاضبة_ أو الصادقة ــيخاطب الناس في قلوبهم قبل عقولهم ويجعلون يعيشون في أحلام لذيذة. (ملخص من مقالة "مجلة الجهاد")

رائے عامہ کی تشکیل میں صحافت کا رول

ہمارے اس عہد میں صحافت کے دو مفہوم ہیں، ایک تنگ مفہوم، اور دوسرا اس کا وسیع مفہوم، تنگ مفہوم سے مراد اخبارات، نشریات، رسائل اور انہی جیسی چیزیں ہیں، وسیع مفہوم سے مراد میڈیا کے وہ تمام معروف و متداول ذرائع ہیں جو عصر حاضر میں صحافت کے علاوہ پائے جاتے ہیں۔

میڈیا (خبر رسانی) کی غرض و غایت یہ ہے کہ عوام کو مکمل معلومات، صحیح خبریں، روشن حقائق اور وہ نتائج فراہم کئے جائیں جو اعداد و شمار پر مبنی ہوں، لیکن بیشتر معاشروں میں صورت حال امر مذکور کے بر خلاف ہے۔

جہاں تک پروپیگنڈے کا معاملہ ہے تو یہ عوام میں ان کے جذبات و احساسات کی راہ سے اثر انداز ہونے کا نام ہے_ اور پروپیگنڈہ کا فرض انجام دینے والا شخص اپنے مقصد تک پہنچنے کے راستہ میں جھوٹے یا سچے وعدوں سے کام لیتا

ہے، لوگوں کے ذہن ودماغ کو اپیل کرنے سے پہلے ان کے دلوں کو مخاطب بناتا ہے اور انہیں ایسی زندگی کا اسیر بنا دیتا ہے جہاں وہ خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہیں۔

---

(۲)

اهتمام الغرب باللغة العربية

إن الاستعمار الأوربي عمِلَ بقوّةٍ على منعِ انتشارِ اللغة العربية والتهوينِ من شأنها في كل المناطق التي خضعت له في إفريقيا وآسيا، أو التي مارس عليها نفوذًا كبيراً، حاول اجتثاثها، و تبغيض المواطنين فيها واتهامها بأنها ليست لغة علم، و إن مفرداتها لن تتسع لمتطلبات الحضارة الحديثة، وأنه خير لهذه الدول أن تتخذ لها لغةً أوربيةً.

وقد أدّتِ الصحوة الإسلامية إلى اهتمام الغرب باللغة العربية من جديد، والحال أن محاولة دفعها بقوة إلى الانكماش، والتلاشي، قد باءت بالخيبة وفتر اهتمامه بها مع انحسارِ الاستعمارِ العسكري،والآن دفعت به ثانية إلى معاودة دراسة الإسلام للوقوف على مكامن القوة والحيوية فيه.

غير أن متابعة الجهد الذي يبذل في تعلم و تعليم اللغة العربية ونشرها ليس بالأمر السهل، إذ يحتاج الأمر إلى هيئة منظمة غير حكومية، تؤمن برسالتها قبل أن تراها وظيفة و مصدر رزق. (المنهل)

عربی زبان سے مغرب کی دلچسپی

یورپی سامراجی براعظم افریقہ اور براعظم ایشیا کے چپہ چپہ میں جو اس کے ماتحت تھے یا جہاں اس نے گہرا اثر و رسوخ پیدا کر لیا تھا عربی زبان کے پھیلاؤ پر قدغن عائد کرنے اور اس کی عظمت پہ بٹہ لگانے کے لئے پورا زور صرف کر ڈالا، اس کی پوری کوشش یہ رہی کہ اس کی جڑ (بنیاد) اکھاڑ پھینکے، اس کے خلاف اہل زبان کے دلوں میں بغض و نفرت کا بیج بوئے، اس کو اس الزام کا نشانہ بنائے کہ وہ سائنس کی زبان نہیں ہے، اس کے ذخیرۂ الفاظ نئی تہذیب کے تقاضوں کو پورا کرنے سے تہی دامن ہیں، لہذا ان ممالک کے اہل زبانوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ کسی یورپی زبان کو اپنا لیں۔

فی الواقع اسلامی بیداری نے عربی زبان سے مغرب کی دلچسپی کو نئے سرے سے ابھار دیا ہے، حالانکہ صورت حال یہ تھی کہ طاقت کے بل بوتے پر اس کے دائرہ کو تنگ کرنے کی مغرب نے جو کوششیں کی تھیں ان میں اس کو سخت

ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا، اور اس کی دلچسپیاں فوجی سامراج کے سمٹ جانے سے ماند پڑ گئی تھیں، اب اسلامی بیداری نے اسے اسلام کا مطالعہ کرنے پر دوبارہ مجبور کر دیا ہے؛ تاکہ وہ اس کی توانائی اور زندگی بخش رازہائے سربستہ کا پتا چلا سکے۔

البتہ عربی زبان کا سیکھنا سکھانا اور اس کا نشر و اشاعت کے لئے ان کوششوں کا جاری رکھنا کوئی آسان نہیں ہے، جو اس راہ میں کی جارہی ہیں، یہ کام کسی ایسے غیر سرکاری تنظیمی ادارہ کے کرنے کا ہے جو اس زبان کو پیشہ ورانہ حیثیت سے دیکھنے اور روزی روٹی کا سرچشمہ تصور کرنے سے پہلے اس کے پیغام پر ایمان رکھتا ہو۔

---

(٣)

مسئوليات على الشباب

إن على الشباب مسئوليات متنوعة تعظم تارة وتصغر أخرى، وقد تفرض عليه الظروف أن يتحمل كبيرها و صغيرها في آن واحد، فكما أن الشباب مطالب بالعمل لمصلحة وطنه وتحقيق أهدافه، يطالب بالعمل لغير مدينته وقريته لتحقيق أهدافها، إذ من مجموع الأعمال المحلية والإقليمية يتكون البناء ويتحقق الانسجام، وتقل الفروق. (مجلة "دعوة الحق")

نوجوانوں پہ عائد ہونے والی ذمہ داریاں

في الواقع نوجوانوں پہ گوناگوں ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، یہ ذمہ داریاں کبھی عظیم الشان نوعیت کی ہوتی ہیں اور کبھی معمولی نوعیت کی، حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ان چھوٹی بڑی ذمہ داریوں کو وہ بیک وقت اٹھائیں، تو جہاں نوجوانوں سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ اپنے وطن کی بہتری کے لئے اور اس کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشاں رہیں وہیں ان سے یہ بھی مطالبہ ہے کہ اپنے شہر، گاؤں اور ان کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے عملی اقدام کریں، علاقائی اور ملکی کاموں کے اجتماع ہی سے تعمیر و ترقی ہوگی، تال میل اور ہم آہنگی پیدا ہوگی، اور اونچ نیچ میں کمی ہوگی۔

---

(٤)

جامعة الأزهر الشريف

إن جامعة الأزهر الشريف هي أكبر مؤسسة إسلامية علمية في العالم، وهي المنارة والمرجع لنا جميعًا، والحقيقة أن مصر هبة نهرين، و ليس نهرًا واحدًا، مصرهبة النيل الذي يروي أرضها ويملؤها بالخير، والنهر الآخر نهر روحي يفيض كل يوم، وهو الأزهر الشريف، الذي لا يروي مصر وحدها، ولكنه يروي العالم الإسلامي من أوله و آخره، ويملؤها بالنور والعلم والإيمان كما كانت مصر دائما مركز الإشعاع لتحرير الشعوب ومساندة الحريات وقيادة

اليقظة العقلية.

جامعہ ازہر شریف

بے شک جامعہ ازہر دنیا کا سب سے بڑا علمی اسلامی ادارہ ہے، اور یہ تمام لوگوں کے لئے منبع و مرکز کی حیثیت رکھتا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ مصر دو نہروں کا عطیہ ہے نہ کہ ایک نہر کا، یقیناً مصر اس نہر نیل کا عطیہ ہے جو اس کی سر زمین کو سیر اب کرتا ہے اور اس کے اندر خیر و عافیت بھرتا ہے، اور دوسرا وہ ایک روحانی نہر ہے جو ہر وقت رواں دواں ہے، وہ جامع ازہر ہے، جو نہ صرف مصر ہی کو سیر اب کرتا ہے؛ بلکہ اسلامی دنیا کو اول سے لے کر آخر تک سیر اب کر رہا ہے اور اس کو علم، نور اور ایمان سے فیضیاب کر رہا ہے، جیسا کہ مصر لوگوں کو آزادی دلانے اور حریت پسندوں کی مدد کرنے اور عقلی بیداری کی رہنمائی کے لئے ہمیشہ سے روشنی کا مرکز ہے۔

۱ء۶ ادبی نصوص

۱ء۶ء۱ نثری نصوص کے نمونے

(۱)

الدفين الصغير

الآن نفضت يدي من تراب قبرك يا بنّي ، و عدت إلى منزلي كما يعود القائد المنكسر من ساحة الحرب، لا أملك إلا دمعة لا أستطيع إرسالها، وزفرة لا أستطيع تصعيدها... رأيتك يا بنّي في فراشك عليلا فجزعت ثم خفت عليك الموت ففزعت، وكأنما كان يخيل إلى أن أموت ..... فاستشرت الطبيب في أمرك فكتب لي الدواء و وعدني بالشفاء فجلست بجانبك أصب في فمك ذلك السائل الأصفر قطرة قطرة، والقدر ينتزع من جنبك الحياة قطعة قطعة، حتى نظرت فاذا أنت بين يدى جثة باردة لاحراك بها، و إذا قارورة الدواء لا تزال في يدى، فعلمت أني قد ثكلتك وإن الأمر أمر القضاء لا أمر الدواء...

بکی الباكون والباكيات عليك ما شاؤا، وتفجعوا حتى استنفدوا ماء شئونهم، وضعفت قواهم عن احتمال أكثر مما احتملوا، لجأوا إلى مضاجعهم فسكنوا إليها، ولم يبق ساهرا في ظلمة هذا الليل وسكونة غير عينين قريحتين، عين أبيك الثاكل المسكين، وعين أخرى أنت تعلمها...

دفنتك اليوم يا بنى أو دفنت أخاك من قبلك ودفنت من قبلكما أخويكما، فأنا في كل يوم أستقبل زائرا جديدا، و أودع ضيفا راحلا، فيا لله لقلب قد لاقى فوق ما تلاقى القلوب، وأحتمل

فوق ما تحتمل من فوادح الخطوب ـ لقد افتلذ كل منكم يا بني من كبدى فلذة، فأصبحت هذه الكبد الخرقاء مزقا مبعثرة في زوايا القبور، ولم يبق لي منها إلا دماء قليل لا أحسبه باقيا على الدهر، ولا أحسب الدهر تاركه دون أن يذهب به كما ذهب به بأخواته من قبل.

لماذا ذهبتم يا بني بعد ماجئتم، ولماذا جئتم إن كنتم تعلمون أنكم لا تقيمون ـ لولا مجيئكم ما أسفت على خلوّ يدي منكم، لأنني ما تعوّدت أن تمتد عيني إلى ما ليس في يدى، ولو أنكم بقيتم ما جئتم ما تجرعت هذه الكأس المريرة في سبيلكم.... (النظرات للمنفلوطي)

ننھا مدفون

اے میرے پیارے بیٹے! اب میں نے تیری قبر کی مٹی سے ہاتھ جھاڑے ہیں اور اپنے گھر کو لوٹا ہوں، جیسا کہ شکست خوردہ سپہ سالار میدان جنگ سے لوٹتا ہے، اب میرے پاس بجز اس قطرہ اشک کے کچھ نہیں جسے تجھ تک پہنچانا میرے بس میں نہیں اور اس لمبی آہ کے سوا کچھ نہیں جسے تیری طرف بھیجنا میری دست رس میں نہیں... اے میرے پیارے بیٹے! تجھے میں نے بستر علالت پر دیکھا اور بے چین ہو گیا، پھر تیری موت کا اندیشہ ہوا تو سہم گیا اور یوں خیال گزرا کہ (اس صدمے سے خود) میری موت واقع ہو گی،... تیرے معاملے میں ڈاکٹر سے مشورہ کیا تو اس نے مجھے دوا لکھدی اور شفایاب ہونے کی امید دلائی، میں تیرے ساتھ بیٹھا تیرے منہ میں اس زرد سیال دوا کا قطرہ قطرہ ٹپکا رہا تھا؛ لیکن تقدیر الٰہی بھی تیرے پہلو میں پہنچے تیرے بند بند سے زندگی قبض کر رہی تھی، یہاں تک کہ میں نے دیکھا تو میرے سامنے بے جان اور بے حس و حرکت لاشہ ہے؛ جب کہ دوا کی بوتل ابھی میرے ہاتھ میں تھمی تھی، میں سمجھ گیا کہ میں تجھے ہاتھ سے کھو بیٹھا اور یہ کہ معاملہ قضاء کا ہے نہ کہ دوا کا۔

رونے والوں اور رونے والیوں نے جس قدر چاہا تجھ پر رو لیا اور اپنے دکھ کا اظہار کیا، یہاں تک کہ آنکھوں کا پانی بہا کر ختم کر دیا اور جس قدر صدمہ انہوں نے برداشت کیا اس سے زیادہ برداشت کرنے سے ان کے قوی جواب دے گئے؛ لیکن اس رات کے اندھیرے اور سناٹے میں دو زخمی آنکھوں کے سوا کوئی بیدار نہ رہا ایک پسر گم کردہ بیچارے تیرے باپ کی آنکھ اور دوسری وہ آنکھ جو تجھے معلوم ہی ہے۔

پیارے بیٹے! آج میں نے تجھے دفن کیا ہے اور تجھ سے پہلے تیرے بھائی کو اور تم دونوں سے بھی پہلے تمہارے دو بھائیوں کو دفنا چکا، اب میں روز ایک نئے مہمان کا انتظار کرتا ہوں اور دوسرے کوچ کرنے والے مہمان کو رخصت کرتا ہوں، ہائے اس دل کی بربادی جس نے تمام دلوں سے بڑھ کر حوادث کا سامنا کیا اور جان لیوا مصائب سب سے بڑھ کر جھیلے۔ میرے بیٹو! تم میں سے ہر ایک نے میرے جگر کا ایک ایک ٹکڑا لے لیا ہے، اب اس چھلنی جگر کے ٹکڑے قبروں کے گوشوں میں بکھرے پڑے ہیں، میرے لئے اب ان میں سے ذرا سا حصہ باقی ہے، میں نہیں سمجھتا کہ یہ حصہ بھی زمانہ بھر باقی رہے اور نہ اس گمان میں ہوں کہ زمانہ انہیں چھوڑے بغیر رہے گا (بلکہ انہیں بھی لے کر رہے گا) جیسا کہ ان کے پہلے بھائیوں کو لے گیا۔

میرے بیٹو! تم آکر (دنیا سے) چلے کیوں گئے؟ اور اگر تمہیں معلوم تھا کہ تمہیں یہاں قیام نہیں کرنا ہے تو آئے کیوں تھے؟ اگر تمہاری آمد نہ ہوتی تو میں اپنے ہاتھ سے تمہارے جاتے رہنے پر افسوس نہ کرتا، اس لئے کہ جو چیز میرے قبضہ میں نہیں اسے للچائی نگاہ سے دیکھنا میری عادت نہیں، اگر تم آکر باقی رہتے تو تمہارے (داغ مفارقت کے) سبب میں یہ تلخ پیالہ نہ پیتا۔

---

(۲)

على الباخرة

قضينا ليلة هادئة ونمنا نوما لا بأس به مع هبوب الرياح الشديدة طول الليل، و أصبحت نشيطاً مسرورًا، و أذن أخ مصري لصلاة الصبح فكان هو الصوت الوحيد والصوت الحق الذي دوّى في هذا السكون المخيم على البحر والباخرة، هذا هو النداء الذي أيقظ العالم بالأمس، واضطرب له البر والبحر، ولكنه لم يستطع أن يوقظ جميع المسلمين في الباخرة على قلة عددهم، إنه مع الأسف قد فقد شيئا كثيرا من قوته وسلطانه على القلوب، وأكثر ما أضعف سلطانه الروحي هي المادية الغربية تعتقد الفلاح في غير الصلوة وفي غير العبادة والدين، ولا تصدق بأن الصلوة خير من النوم، وعلى كل حال فقد استيقظ من أراد الله به الخير، وصلينا جماعة وجلست في مكان أتفرج على البحر وهو هادئ ساكن، والباخرة ليست لها حركة عنيفة تزعج الركاب، وقد كنت تخوفت جدا بحيث الأستاذ أحمد عبد الغفور عطار والأستاذ عبد القدوس صاحب "المنهل" فقد لقيا تعبا عظيما في سفرهما إلى مصر، وبقيا عدة أيام لا يأكلان، لا يبرحان مكانهما للدوار، وقد وقع لي مثل هذا أو أشد في كلتا الرحلتين للحج فقد بقيت نحو أسبوع لا أستسيغ طعاما ولا أشتهي أكلا، و أنا أجتزئ ببعض المشروبات أو الحوامض والفواكه ولكن الله سبحانه و تعالى قد لطف بنا هذه المرة فلم يقع لناشئ من هذا إلى الآن، ونرجو من الله الخير ونسأله السلامة والعافية... (مذكرات للاستاذ أبي الحسن علي الندوي)

بحری جہاز پر

رات بھر سخت آندھی چلنے کے باوجود ہم نے پر سکون رات بسر کی اور (بے فکری سے) خاصی نیند سوئے، میں چاق و چوبند اور خوش خوش صبح بیدار ہوا، ایک مصری دوست نے نماز صبح کی اذان دی، سمندری اور بحری جہاز پر چھائے ہوئے اس سناٹے میں یہی منفرد اور سچی آواز تھی جو گونجی، (اور کیوں نہ ہو؟) یہی وہ آواز ہے جس نے سارے عالم کو (خواب غفلت سے) بیدار کیا تھا اور (اسی کی بدولت) بر و بحر میں حرکت اٹھی؛ لیکن (آج) اس سے اتنا بھی نہ ہوا

کہ جہاز میں سوار مٹھی بھر مسلمانوں کو جگادے، افسوس! وہ اپنی قوت (وشوکت) اور دلوں پر حکمرانی کا بہت بڑا حصہ ضائع کر چکی ہے اور سب سے بڑھ کر جس چیز نے اس کی روحانی قوت کو زک پہنچائی وہ مغربی مادیت ہے، تو (اے مسلمان! زبان سے حی علے الفلاح کہنے کے باوجود) اپنی فلاح نماز میں نہیں سمجھتا؛ بلکہ دین وعبادت کے ماسوا (مادی اشیاء) میں سمجھتا ہے۔ اور (الصلوۃ خیر من النوم زبان سے پکارتے ہوئے بھی) تو اس بات کی تصدیق نہیں کرتا کہ نماز نیند سے بہتر ہے، بہر کیف! جس (مسلمان) کے ساتھ اللہ تعالی نے خیر و بھلائی کا ارادہ کیا وہ (اذان سن کر) بیدار ہوا، ہم نے نماز باجماعت ادا کی، اور (بعد ازاں) میں ایک جگہ بیٹھ کر ساکت وصامت سمندر کا نظارہ کرنے لگا، جہاز میں کوئی سخت جنبش نہ تھی جس سے سواریوں کو پریشانی لاحق ہوتی، (ورنہ) میں استاذ احمد عبد الغفور عطار اور استاذ عبد القدوس مدیر "المنہل" کے متعلق بہت خوفزدہ تھا، اور دونوں (حضرات) نے اپنے سفر مصر میں بڑی مشقت اٹھائی اور سر کے چکر کے سبب کئی دن اس حال میں رہے کہ نہ (کچھ) کھاتے اور نہ اپنی جگہ سے ہلتے، مجھے بھی حج کے دونوں سفروں میں اسی جیسی بلکہ اس سے کہیں سخت حالت پیش آئی، تقریباً ایک ہفتہ اس حال میں رہا کہ میرے لئے کھانا ناخوشگوار تھا؛ بلکہ کسی چیز کے کھانے کی اشتہا (تک) نہ تھی۔ کچھ مشروبات، چٹنیوں اور پھلوں پر اکتفار کرتا رہا؛ لیکن اس بار اللہ تعالی نے ہم سے لطف وکرم کا معاملہ فرمایا، اب تک ان ناگوار باتوں سے کوئی چیز پیش نہ آئی اور اللہ تعالی سے خیر (وبرکت) کے امیدوار اور سلامت وعافیت کے طلب گار ہیں۔

---

(۳)

في كبد السماء

في صباح الخميس ٨ مايو سنة ١٩٥٢ء توجهنا بعد ان استودعنا الله أهلنا بدينهم و أمانتهم وخواتيم عملهم إلى مكتب شركة الطيران الهندية "ك ، ل ، م" بالقاهرة، وهناك سعى لوداعنا كثير من أماثل الأصدقاء، وفي الساعة العاشرة والربع صباحا تحركت الطائرة الضخمة بعد أن أخذنا أماكننا داخلها تحركت أجنحتها وعلى أزيزها، ثم درجت على الأرض تختبر اجزاءها وتهيئ نفسها للوثوب ثم وثبت وأزيزها يتضاعف، وبعد دقائق صعدت في الجو باسم الله مجراها و مرساها، ثم استوت على الطريق في الفضاء الوسيع "سبحان الذي سخر لنا هذا و ماكنا له مقرنين وإنا إلى ر بنا لمنقلبون". جل الباري المصور المبدع الخلاق لقد علم الانسان مالم يعلم و كان فضل الله على الناس عظيما.

واطلت علينا مضيفة الطائرة بنشاطها و حركتها الدائبة، فقدمت إلينا أكواب البرتقال المثلج وبعدها صحفا و مجلات انجليزية وفرنسية للمطالعة، وهكذا بدأنا ننسى أننا في الطائرة طال حول

أهوالها الحديث، ولولا هذا الأزيز لظننا أننا نركب سيارة لاحد المترفين، فالمقاعد مريحة والمكان فسبح نظيف والهواء مكيف والاستعداد بما يحتاجه المسافرون من طعام وشراب وتسلية ظاهر كامل وكثيرا ما كان يخيل إلى أنني جالس في مكتب وثير، بجواره مصنع ذو زئير، ولكن فجاءة تهوى الطائرة ثم تحلق بفعل التخلخل الهوائي، فاهتز اهتزازا خفيفًا في الجسم والفؤاد وأتذكرأننا في جوف طيرهائل.

وبعد ثلث ساعات و نصف وصلنا البصرة، وهبطت الطائرة في مطارها التسريح و تزود ـ وبدت لي اللهجة العراقية غر يبة عليّ، غير مفهومة لي، مع أن القوم عرب مسلمون، فتخاطبت بالعربية الفصحى لأفهم وأفهّم، حماك الله بلغة القرآن ولغة محمد صلى الله عليه وسلم، إنك من أقوى الروابط بين المسلمين، وعاودت الطائرة المسير، وتعالت ثم تسامت فصار الارتفاع شاهقا، وكنت اتطلع إلى الصحراء التي تشق سماءها فلا نحقق شيئا ولا نتبين معالم، وإنما هي خطوط تبدو من بعيد، وهي ظلال تلوح مبهمة غير محدودة ولقد مررنا على بحار و أنهار فما رأيناها بحارا ولا أنهارا، انما شاهدنا ها خطوطا زرقاء ـ وأقبل الليل فلف الطائرة بثيابه السود، وكنت أنظر من نافذة الطائرة وهي تسير بنا في جوف الليل فلا أرى في الخارج إلا الظلام اننا نضرب كبد الليل الرهيب البهيم الشامل بأقصى سرعة ممكنة لانتهاب الظلام ولا نخشى الاصطدام ولا تصدنا خيفة الفجأة فيا لروعة الخلق ويالجلال الخالق.

إن الطيران نعمة كبرى وقد وصل إلى درجة مدهشة من السرعة والراحة ومع ذلك لايزال في طور التجربة والاصلاح والتحسين وأن مستقبل الطيران ليطوى معه أسرارا ستدهش العالمين يوم يجتاز مرحلة التحسين والتكملة إلى مرحلة التمام والاستواء... (الاستاذ أحمد الشر باصي)

آسمان کی فضا میں

بروز جمعرات ۸ مئی ۱۹۵۳ء کو ہم نے اپنے اہل و عیال کے دین ان کی امانت اور ان کے آخری اعمال کو اللہ تعالی کے سپرد کر کے یعنی انہیں الوداع کہہ کر قاہرہ میں ہندوستانی فضائی کمپنی "ک، ل، م" کا رخ کیا، یہاں ہمارے بہت سے مخلص دوست ہمیں الوداع کہنے کے لئے جمع ہوگئے، سوا دس بجے جب جہاز کے اندر اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے، تو اس بھاری بھر کم، دیو ہیکل جہاز نے حرکت کی، پر حرکت میں آئے اور اس کا شور بلند ہوا، بعد ازاں اپنے کل پرزوں کو جانچنے کے لئے زمین پر آہستہ سے چلا اور اپنے تئیں اڑنے کے لئے تیار ہوا پھر اڑا اور اس کا شور (پہلے سے کہیں) دوگنا ہوگیا، چند منٹ کے بعد فضا میں بلند ہوگیا، بسم الله مجرها ومرساها (اللہ تعالی کے نام کے ساتھ اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے) پھر وسیع خلا میں اپنی راہ سیدھا ہوا، "وہ (ذات) پاک ہے جس نے اس کو ہمارے زیر فرمان کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو بس میں کر لیتے اور اپنے پرودگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"

بڑی عظمت والی ہے وہ ذات جو ایجاد کرنے والی، صورت بنانے والی، نت نئی اشیاء کو وجود میں لانے والی اور بڑی مہارت سے پیدا کرنے والی ذات ہے، اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا، اور اللہ تعالی کا لوگوں پر بڑا فضل ہے۔

(اب) ائیر ہوسٹس اپنی مستعدی اور نہ تھمنے والی سرگرمی کے ساتھ ہمارے سامنے آئی، برف ملے (ٹھنڈے) سنگتوروں کی پیالیاں ہمیں پیش کیں، اس کے بعد انگریزی فرانسیسی اخبارات اور رسائل مطالعہ کے لئے پیش کئے، اس طرح ہمیں یہ احساس ختم ہونے لگا کہ ہم جہاز میں سوار ہیں، جہاز کے خطرات ہولناکیوں کے متعلق بھی طویل گفتگو چلی؛ اگر جہاز کا یہ شور نہ ہوتا تو ہم یہ گمان کرتے کہ (جہاز میں نہیں بلکہ) ہم کسی خوشحال آدمی کی موٹر میں سوار ہیں، سیٹیں آرام دہ ہیں، جگہ کشادہ صاف ستھری اور ائیر کنڈیشنڈ، مسافروں کو کھانے پینے اور دل بہلانے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہو اسے بہم پہنچانے کی صلاحیت پورے طور پر نمایاں! بارہا مجھے خیال گزرتا کہ میں کسی نرم وگداز دفتر میں بیٹھا ہوں جس کے پہلو میں ایک شور انگیز فیکٹری ہے (یہ سب شور اسی سے اٹھ رہا ہے) لیکن یکایک جہاز نیچے کو جھکتا، پھر مخصوص فضائی حرکت کے ساتھ منڈلانے لگتا جس سے میرے جسم وجان میں ہلکا سا جھٹکا لگتا اور مجھے یاد آجاتا کہ ہم (کسی دفتر میں نہیں بلکہ) ایک مہیب، خوفناک پرندے کے پیٹ میں ہیں۔

ساڑھے تین گھنٹے کے بعد ہم لوگ بصرہ پہنچے، ہوائی جہاز اس کے ائیر پورٹ پر آرام لینے اور ایندھن بھروانے کے لئے اترا، (اہل بصرہ کا) عراقی لہجہ میرے لئے نامانوس اور ناآشنا نکلا؛ حالانکہ یہ لوگ عرب مسلمان ہیں سمجھنے سمجھانے کی خاطر میں نے ان سے فصیح عربی میں گفتگو کی، اے زبان قرآن! زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالی تیرا نگہبان ہو، کہ تو مسلمانوں کے درمیان مضبوط ترین (ذریعہ) ربط ہے، جہاز نے دوبارہ چلنا شروع کیا، (فضاء میں) بلند ہوا، پھر اور اوپر چڑھا حتی کہ بلندی کی بہت اونچی سطح پر پہنچ گیا، میں صحرا کی طرف جھانکتا تھا جس کی فضا کو جہاز چیرتا ہوا جارہا تھا؛ لیکن ہم کسی چیز کو پہچان نہ سکے، نہ واضح طور پر آثار دیکھ پائے، صرف لکیریں (سی) ہیں جو دور سے دکھتی ہیں اور بادل (سے) ہیں جو صاف نہیں (دھندلے سے) بغیر کسی حد (وامتیاز) کے نظر آتے ہیں، سمندروں اور دریاؤں پر بھی ہمارا گزر ہوا؛ لیکن ہمیں وہ سمندر و دریا نظر نہ آئے؛ بلکہ نیلی لکیریں دکھائی دیں، پھر رات آئی تو اس نے جہاز کو اپنی سیاہ پوشاک سے ڈھانپ لیا، میں جہاز کی کھڑکی سے جھانک رہا تھا وہ ہمیں رات کے (گھپ) اندھیرے میں لئے چلا جارہا تھا، اس لئے باہر مجھے سوائے اندھیرے کے کچھ نظر نہ آیا، ہم لوگ مہیب تاریک ترین اور ہمہ گیر رات طے کررہے تھے ایسی تیز ترین رفتار سے جو اندھیرے کو جھپٹنے کی کوشش میں تھا، نہ ہمیں (کسی چیز کے) ٹکراؤ کا ڈر تھا، نہ ہی ناگہانی صورتحال کا اندیشہ رکاوٹ تھا، مخلوق کی اس شان وشوکت کے کیا کہنے! اور خالق (کائنات) کی عظمت وبزرگی کا بھی کیا ٹھکانا!

یقیناً پرواز ایک بہت بڑی نعمت ہے اور (یہ فن) تیز رفتاری اور راحت رسانی کی حیران کن حد تک پہنچ چکا ہے، اسی کے ساتھ ابھی یہ تجربہ اور (مزید) اصلاح و درستگی کے مرحلے میں ہے اور (فن) پرواز کا مستقبل جس روز اصلاح و تکمیل کا مرحلہ طے کر کے آخری مرحلہ تک پہنچے گا تو اپنے ساتھ ایسے اسرار (و رموز) لائے گا جو دنیا جہاں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیں گے۔

۲ء۶ء۱ عربی اشعار کے ترجمے

۱: قوم إذا الشر أبدى ناجذيه لهم ≅ طاروا إليه زرافات و وحدانا (قريط بن أنيف)

ترجمہ: وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب شر ان پر سختی کو ظاہر کرے تو وہ اس کی طرف جماعت در جماعت اور تنہا اڑ کر آئیں۔

۲: إذا استلّ منا سيد غَرب سيفِه ≅ تفزعت الأفلاك والتفت الدهر (الباوردي)

ترجمہ: جب ھمارا کوئی سردار اپنی تلوار کی دھار ننگی کرے، تو آسمان کانپ اٹھتے ہیں اور زمانہ مڑ کر دیکھتا ہے۔

۳: دَعِ المكارم لا ترحل لبغيتها ≅ واقعد فإنك أنت الطاعم الكاسي (الحطيئة)

ترجمہ: مکارم و فضائل چھوڑ دو اور ان کی طلب کے لئے سفر نہ کر، تو بیٹھا رہ، یقیناً تم کو کھلایا اور پلایا گیا ہے۔

٤: إذا ساء فعل المرء ساءت ظنونه ≅ وصدق ما يعتاده من توهم (المتنبي)

ترجمہ: جب آدمی بدکار ھو جائے تو اس کے خیالات برے ہو جاتے ہیں اور وہ اس وہم و گمان کو سچ سمجھنے لگتا ہے، جس کا عادی ہوتا ہے۔

٥: كالبحر يقذف للقريب جواهرا ≅ جودا ويبعث للبعيد سحائبا

ترجمہ: ممدوح سمندر کی طرح ہے جو قریب کے لئے جواہرات بطور سخاوت پھینکتا ہے اور دور کے لئے بدلیاں بھیجتا ہے۔

٦: إنا لفى زمن ملآن من فتنٍ ≅ فلا يعاب به ملآن من فرق (ابوبكر ارّجاني)

ترجمہ: یقیناً ہم ایسے زمانے میں ہیں جو فتنوں سے معمور ہے؛ لہٰذا خوف سے بھرے ہوئے شخص کو اس میں معیوب نہیں سمجھا جاتا۔

۷: ولقد علمت لتأتين منيتي ≅ إن المنايا لا تطيش سهامها (لبي دين ابي ربيعة)

ترجمہ: اللہ کی قسم مجھے یقینی طور پر معلوم ہے کہ مجھے موت ضرور آئے گی؛ بلاشبہ موتوں کے تیر نہیں چوکتے ہیں۔

۸: قِفْ دون رأيك في الحياة مجاهدا ≅ إن الحياة عقيدة وجهاد

ترجمہ: اپنے نظریۂ حیات کے سامنے مجاہد و سالار بن کر کھڑے ہو جاؤ کہ زندگی عقیدہ و جہاد کا نام ہے۔

٩: هي الدنيا تقول بملأ فيها ≅ حذار حذار من بطشي و فتكي

ترجمہ: یہ دنیا منھ بھر بھر کی کہتی ہے کہ میری پکڑ اور حملے سے بچو بچو۔

١٠: لو سُئل الناس التراب لأوشكوا ≅ إذا قيل هاتوا أن يملوا ويمنعوا

ترجمہ: اگر لوگوں سے مٹی مانگی جائے اور کہا جائے کہ لاؤ مٹی دے دو، تو وہ اکتاہٹ اور بخل سے کام لیں گے۔

١١: وما المرء إلا كالهلال وضوئه ≅ يوافي تمام الشهر ثم يغيب (لبيد بن ابي ربيعة)

ترجمہ: اور آدمی تو صرف پہلی رات کے چاند کی طرح ہے، جس کی روشنی پورے ماہ بھرپور رہتی ہے، پھر وہ غائب ہو جاتا ہے۔

١٢: ألا ليت الشباب يعود يوما ≅ فأخبره بما فعل المشيب

ترجمہ: (بوڑھے شاعر کی تمنا) اے کاش! جوانی کسی دن لوٹ آتی تو اس سے شکوہ کرتا کہ بڑھاپے نے کیا کیا آلام و مصائب ڈھائے ہیں۔

١٣: إن البكاء هو الشفاء ≅ من الجوى بين الجوانح

ترجمہ: بلاشبہ رونا ہی پسلیوں کے درمیان کی سوزش سے شفا ہے۔

١٤: هل الدهر إلا ليلة طال سهدها ≅ تَنَفَّسَ عن يوم أحمّ عصيب

ترجمہ: زمانہ محض ایک ایسی رات ہے، جس کی بیداری طویل ہے، وہ گرم ترین سخت دن سے دور ہوتی ہے۔

١٥: إذا ما غضبنا غضبة مضرية ≅ هتكنا حجاب الشمس أوتمطر الدما
١٦: إذا ما أعرنا سيدا من قبيلة ≅ ذرا منبر صلى علينا وسلّما

ترجمہ: جب ہم قبیلۂ مضر کی طرح غضبناک ہوتے ہیں تو ہم سورج کے پردے کو چاک کر دیتے ہیں، حتی کہ اس سے خون کی بارش ہونے لگتی ہے اور جب ہم کسی قبیلہ کے سردار کو منبر کی بلندی پیش کرتے ہیں تو وہ اس پر چڑھتے ہی بطور شکریہ ہمیں دعا و سلام سے یاد کرتا ہے۔

١٧: لو أن الباخلين - وأنت منهم- ≅ رأوك تعلموا منك المطالا

ترجمہ: اگر بخیل لوگ - اور تو بھی ان ہی میں سے ہے- تجھے دیکھ لیں تو وہ تجھ سے ٹال مٹول کا طریقہ سیکھ لیں۔

۱۸: يقولون إني أحمل الضيم عندهم ≅ أعوذ بربى أن يضام نظيري

ترجمہ: وہ لوگ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس ظلم برداشت کرتا ہوں، میں اپنے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ مجھ جیسے شخص پر ظلم کیا جائے۔

۱۹: يدعون عنتر والرماح كأنها ≅ أشطان بئر في لبان الأدهم
۲۰: يدعون عنتر والسيوف كأنها ≅ لمع البوارق في سحاب مظلم (عنتره بن شداد)

ترجمہ: وہ لوگ عنترہ کو پکارتے ہیں جب کہ نیزے گھوڑے کے سینوں میں گویا کہ کنویں کی رسی ہیں اور وہ عنترہ کو بلاتے ہیں جب کہ تلواریں گویا کہ تاریک بدلی میں بجلیوں کی چمک ہیں۔

۲۱: ستبدي لك الأيام ماكنت جاهلا ≅ و يأتيك بالأخبار من لم تزود

ترجمہ: عنقریب گردش ایام تجھ پر اس چیز کو ظاہر کردے گا، جس سے تو آشنا نہ تھا اور تیرے پاس خبروں کو وہ شخص لائے گا جس کو تونے ان کی تلاش میں نہیں بھیجا تھا۔

۲۲ يصدون في البأساء من غير علة ≅ و يمتثلون الأمر والنهي في الخفض (غزّي)

ترجمہ: وہ لوگ مصیبت کی حالت میں بلا وجہ رکتے ہیں اور عیش و آرام کی حالت میں امر و نہی کی تعمیل کرتے ہیں۔

۲۳: يا مَنْ يُرْجَى للشدائد كلها ≅ يا من إليه المشتكى والمفزع

ترجمہ: اے وہ ذات جس سے تمام مصائب کے لئے توقع رکھی جاتی ہے، اور اے وہ ذات جس سے شکایت بیان کی جاتی ہے اور جس کے پاس جائے پناہ ہے۔

۲٤: أيا من عاش في الدنيا طويلا   وأفنى العمر في قيل وقال
۲٥: وأتعب نفسه فيما سيفنى ≅ وجَمَّعَ من حرام أو حلال
۲٦: هب الدنيا تقاد إليك عفوا   أليس مصير ذلك للزوال (أبو العتاهية)

ترجمہ: اے وہ شخص جس نے دنیا میں لمبی عمر گزاری اور پوری عمر چوں وچرا میں برباد کردی، اور اپنے آپ کو عنقریب فنا ہو جانے والی چیزوں میں تھکا دیا اور حرام و حلال مال جمع کیا، مان لو کہ دنیا تیری طرف بن مانگے چلی آرہی ہے تو کیا اس کا انجام زوال نہیں ہے؟

۲۷: أولئك آبائي فجئني بمثلهم ≅ إذا جمعتنا يا جرير المجامع (الفرزدق)

ترجمہ: یہ میرے باپ دادا ہیں اے جریر! تو ان کے مثل ہمارے پاس لا جب محفلیں ہمیں یکجا کریں۔

۲۸: يا قلب ويحك ما سمعتَ لناصح ≅ لما ارتميت ولا اتقيت ملاما

ترجمہ: اے دل! تیری تباہی ہے کہ تونے کسی ناصح کی بات نہ سنی جب تم نے تیر پھینکا، اور ملامت سے نہ بچے۔

۲۹: أيا جامع الدنيا لغير بلاغة ≅ لمن تجمع الدنيا وأنت تموت؟

ترجمہ: اے بے انتہا دنیا کو جمع کرنے والے آخر کس کے لئے تو دنیا جمع کر رہا ہے جب کہ تو مر جائے گا۔

۳۰: ياربِّ إن عظمت ذنوبي كثرة ≅ فلقد علمت بأن عفوك أعظم (أبو نواس)

ترجمہ: اے میرے رب! اگر میرے گناہ بہت ہی زیادہ ہیں، پھر بھی یقینی طور پر مجھے معلوم ہے کہ تیری معافی بہت بڑی ہے۔

۱ء۷ نمونہ سوالات

سوال نمبر ۱: ذیل کے جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

العالم العربي على مفترق الطرق. عاش في ارتباك وخوف وعدم استقرار.

الأوضاع تزيد سوءً على سوءٍ. لا تتعجل القضاء على صداقتك.

قد مُحيت بينهم و بينه الفروق. عضت المرأة على الأنامل ندامة.

الفرقة هي الداء الفتّاك الذي ينخرجسدالأمة.

سوال نمبر ۲: نیچے دیئے گئے عربی امثال کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

الكلام من فضة ولكن السكوت من ذهب. التأجيل لص الزمان.

من استرعى الذئب ظُلِم. عِش قنوعا تكن ملِكا.

ماكل ما يلمع ذهبا. كلام كالعسل و فعل كالأسل.

سوال نمبر ۳: ذیل کی اخباری سرخیوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

عودة إلى الملف القديم.

ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين.

عزم أعضاء البرلمان على الاستقالة من الحكومة.

العلمانية أخطر معاول هدم للأمة الإسلامية.

دورة مجانية لمدة أسبوعين للتدريب على استعمال كمبيوتر.

عشرة آلاف طالب يتظاهرون ضدّ الفيتو الأمريكي.

يحاول الإسلام أولاً وقاية المجتمع من دوافع الجرائم.

رابطة العالم الإسلامي تحذر من خطر الإرهاب اليهودي و تدعو إلى مواجهته.

وافق رئيس الأمم المتحدة على جدول الأعمال للمؤتمر.

سوال نمبر ۴: ذیل میں آئے ہوئے عربی اقتباسات کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

(الف) إن على الشباب مسئوليات متنوعة تعظم تارة وتصغر أخرى، وقد تفرض عليه الظروف أن يتحمل كبيرها و صغيرها في آن واحد، فكما أن الشباب مطالب بالعمل لمصلحة وطنه وتحقيق أهدافه، يطالب بالعمل لغير مدينته وقريته لتحقيق أهدافها، إذ من مجموع الأعمال المحلية والإقليمية يتكون البناء ويتحقق الانسجام، وتقل الفروق.

(ب) بكى الباكون والباكيات عليك ما شاؤا، وتفجعوا حتى استنفدوا ماء شئونهم، وضعفت قواهم عن احتمال أكثر مما احتملوا، لجأوا إلى مضاجعهم فسكنوا إليها، ولم يبق ساهرا في ظلمة هذا الليل وسكونة غير عينين قريحتين، عين أبيك الثاكل المسكين، وعين أخرى أنت تعلمها.

(ج) إن الطيران نعمة كبرى وقد وصل إلى درجة مدهشة من السرعة والراحة ومع ذلك لايزال في طور التجربة والاصلاح والتحسين وأن مستقبل الطيران ليطوى معه أسرارا ستدهش العالمين يوم يجتاز مرحلة التحسين والتكملة إلى مرحلة التمام والاستواء.

سوال نمبر ۵: درج ذیل عربی اشعار پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کیجئے۔

1:	إذا استلّ منا سيد غَرب سيفه	≅	تفزعت الأفلاك والتفت الدهر
۲:	ولقد علمت لتأتين منيتي	≅	إن المنايا لا تطيش سهامها
۳:	لو سُئل الناس التراب لأوشكوا	≅	إذا قيل هاتوا أن يملوا ويمنعوا
٤:	يقولون إني أحمل الضيم عندهم	≅	أعوذ بربى أن يضام نظيري
٥:	يصدون في البأساء من غير علة	≅	و يمتثلون الأمر والنهي في الخفض
٦:	ياربِّ إن عظمت ذنوبي كثرة	≅	فلقد علمت بأن عفوك أعظم